Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۱ رجب ۱۳۹۷ھ ؛ ۹ وفا ۱۳۵۶ہش ؛ ۹ جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۵۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۸ ماہِ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۸ وفا (جولائی) ۔ آج یہاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی زیرِ ہدایت نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی ۔ نماز سے قبل آپ نے قرآن مجید کی آیات وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۙ کی تفسیر کرتے ہوئے ان میں بیان کردہ جماعتی اور قومی ترقی کے اصولوں پر روشنی ڈالی اور ان میں سے علی الخصوص صف بندی کی اہمیت کو بہت احسن پیرائے میں ذہن نشین کرایا ۔ آپ نے بتایا کہ اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور ان کے رنگ میں رنگین دوسرے مومنوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ مخالفینِ حق کے سامنے صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں یعنی وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہوتے ہیں؟ ان میں کوئی خلاء یا کجی نہیں ہوتی ۔ مراد یہ ہے کہ وہ ایک امام کے تابع ہونے کے نتیجہ میں اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال اور تنظیم کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے ہوتے ہیں ۔

آپ نے واضح فرمایا کہ اس (باقی صفحہ ۲ پر)

(باقی صفحہ ۲ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے

جبتک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے

"قرآن شریف تدبّر و فکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارِئٍ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰنُ یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جائے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبّر اور غور سے پڑھنا چاہیئے اور پھر اس پر عمل کیا جائے ۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

"خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے ۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

"جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے جس قدر وہ قرآن شریف سے دُور جا رہے ہیں اُسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دُور جا رہے ہیں ۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء)

"یُسَکِّتُ کُلَّ مَنْ یَّعْدُوْا بِضِغْنٍ ۞ یُبَکِّتُ کُلَّ دَجَّالٍ وَّجَانِیْ

وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْقُرْاٰنُ فَیْضًا ۞ خَفِیْرٌ جَالِبٌ نَحْوَ الْجِنَانِ

مَحَتْ کُلَّ الطَّرَائِقِ غَیْرَ بِرٍّ ۞ وَجَذَّتْ رَأْسَ بِدْعَاتِ الزَّمَانِ"

(نور الحق صفحہ ۶۵ ، ۶۶)

ترجمہ :۔ ۱ ۔ قرآن شریف ہر ایک ایسے دشمن کا مُنہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے اور ہر ایسے شخص پر اتمامِ حجّت کرتا ہے جو کذّاب اور گنہگار ہے ۔

۲ ۔ اور تو کیا جانتا ہے کہ قرآن کریم فیض کے لحاظ سے کیا چیز ہے وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف لے جاتا ہے ۔

۳ ۔ قرآن کریم نے سوائے نیکی کے ہر راہ کو معدوم کر دیا ہے اور زمانہ کی تمام بدعات کے سر کاٹ دیئے ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں تنزانیہ کے مبلغ سلسلہ کا خط

نومسلموں کی صحیح تربیت کے لئے دعا کی درخواست

مکرم ملک رفیق احمد صاحب مبلغِ سلسلہ مقیم سونگیا (تنزانیہ مشرقی افریقہ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے تازہ مکتوب میں رقمطراز ہیں :۔

"ہماری اس جماعت یعنی جماعتِ احمدیہ سونگیا میں اکثریت ایسے نوجوانوں کی ہے جو عیسائیوں میں سے مسلمان ہوئے ہیں ۔ حضور کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں ان سب کی صحیح رنگ میں تربیت کر سکوں ۔"

احبابِ جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب نومسلموں کو اسلام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور وہاں بھی جلد از جلد اسلام کو غلبہ عطا فرمائے ۔ آمین

پبلشر : مسعود احمد ؛ پرنٹر : سید عبدالحی ؛ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ وفا ۱۳۵۶ ہش
۹ر جولائی ۱۹۷۷ء

نمازوں کی حفاظت اور اس کے سات روحانی درجے

مومنوں کی ایک بنیادی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ نماز کو نہ صرف یہ کہ قائم کرتے ہیں بلکہ پوری شرائط کے ساتھ اسے ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس خاص اور بنیادی صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝" (التوبۃ آیت ۷۱)

ترجمہ: اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ ان پر ضرور رحم کرے گا۔ اللہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

اس آیت سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا مومنوں کی ایک بنیادی صفت ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا ایک حتمی اور یقینی ذریعہ ہے کیونکہ نمازیوں سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان پر ضرور رحم کرے گا۔ نماز کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی حقیقی مومن اپنی نمازوں کی خاص تعہد کے ساتھ حفاظت کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حفاظت نماز کے سلسلہ میں حاصل ہونیوالی فلاح کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝" (المومنون آیت ۱۰)

ترجمہ: اور (اپنی مراد کو پا گئے وہ مومن) جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ نمازوں کی حفاظت سے کیا مراد ہے اور مومن اپنی نمازوں کی کس طرح حفاظت کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں نمازوں کی حفاظت کے سات روحانی درجے بیان فرمائے ہیں جو سب کے سب قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہیں۔ ان درجوں سے آگاہ ہونا از بس ضروری ہے۔ کیونکہ ان سے آگاہ ہوئے بغیر نہ نمازوں کی حفاظت کرنے میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں اور نہ اس قابل بن سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرکے حقیقی فلاح سے ہمکنار رہیں:-

سب سے پہلا درجہ جس سے اُتر کر اور کوئی درجہ نہیں یہ ہے کہ انسان بالالتزام پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے۔ جو مسلمان پانچ وقت کی نمازیں پڑھتا ہے اور اس میں کبھی ناغہ نہیں کرتا وہ ایمان کا سب سے چھوٹا درجہ حاصل کرتا ہے۔

دوسرا درجہ نماز کا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی جائیں۔ جب کوئی مسلمان پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے تو وہ ایمان کی دوسری سیڑھی پر قدم رکھ لیتا ہے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ باجماعت نماز کی ادائیگی سے انسان ایمان کی تیسری سیڑھی پر چڑھ جاتا ہے

چوتھا درجہ یہ ہے کہ انسان نماز کے مطالب کو سمجھ کر ادا کرے جو شخص ترجمہ نہیں جانتا وہ ترجمہ سیکھ کر نماز پڑھے اور جو ترجمہ جانتا ہو وہ ٹھہر ٹھہر کر نماز کو ادا کرے۔ یہاں تک کہ وہ سمجھ لے کہ میں نے نماز کا حقہ ادا کی ہے۔

پانچواں درجہ نماز کا یہ ہے کہ انسان نماز میں پوری محویت حاصل کرے اور جس طرح غوطہ زن سمندر میں غوطہ لگاتے ہیں اسی طرح وہ بھی نماز کے اندر غوطہ مارے یہاں تک کہ وہ دو میں سے ایک مقام حاصل کرلے، یا تو یہ کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہو یا یہ کہ وہ اس یقین کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ یہ ایمان کا پانچواں مقام ہے اور اس مقام پر بندے کے فرائض پورے ہو جاتے ہیں مگر جس بام رفعت پر اسے پہنچنا چاہیئے اُس پر ابھی نہیں پہنچتا۔

چھٹا درجہ یہ ہے کہ نوافل پڑھے جائیں۔ نوافل پڑھنے والا گویا خدا تعالیٰ کے حضور یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں نے فرائض کو تو ادا کر دیا ہے مگر ان فرائض سے میری تسلی نہیں ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان فرائض کے اوقات کے علاوہ بھی تیرے دربار میں حاضر ہوا کروں۔

ساتواں درجہ یہ ہے کہ انسان نہ صرف پانچوں نمازیں اور نوافل ادا کرے بلکہ رات کو بھی تہجد کی نماز پڑھے۔
(تلخیص از تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

یہ وہ سات روحانی درجے ہیں جن کے ذریعہ سے حقیقی مومن اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ جو لوگ ان ساتوں درجوں میں سے گزر کر ان میں مداومت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی نمازیں کامل طور پر محفوظ ہو جاتی ہیں اور اس بات کا امکان باقی نہیں رہتا کہ وہ کبھی نمازوں سے غافل ہو سکیں یا ان کی نمازیں کسی نہ کسی خاص وجہ سے قبولیت کے لائق نہ ٹھہر سکیں۔ ہر مومن کا فرض ہے کہ اگر وہ فلاح سے ہمکنار رہنا چاہتا ہے تو وہ ان سات روحانی درجوں میں مداومت اختیار کرکے اپنی نمازوں کی حفاظت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"ان سات درجوں کو پورا کرنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نماز کا پابند ہو، ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرے، ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کیا کرے، ہر شخص کا فرض ہے کہ نماز کو سوچ سمجھ کر اور ترجمہ سیکھ کر ادا کرے، ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ علاوہ فرض نمازوں کے رات اور دن کے اوقات میں نوافل بھی پڑھا کرے، ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ نماز کے اندر محویت پیدا کرے اور اتنی محویت پیدا کرے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق یا تو وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہو یا وہ اپنے دل میں یہ یقین رکھتا ہو کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے، پھر ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ فرائض اور نوافل اس التزام اور باقاعدگی سے ادا کرے کہ اُس کی راتیں بھی دن بن جائیں، اسی طرح تہجد کی مناجات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرے۔ جب تک کوئی شخص اپنی نمازوں کی اس رنگ میں حفاظت نہیں کرتا اُس وقت تک اس کا یہ امید کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرلے گا ایک وہم سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۱۳۶)

الغرض یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ حقیقی فلاح سے ہمکنار ہونے کے لئے نمازوں کی حفاظت از بس ضروری ہے اور نمازوں کی حفاظت کا حق ادا نہیں ہوتا جب تک کہ مذکورہ بالا سات درجوں میں سے گزر کر اس میں دوام نہ اختیار کیا جائے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ کی وفات پر جماعت احمدیہ ہیمبرگ کی قرارداد تعزیت

ممبران جماعت احمدیہ ہیمبرگ مغربی جرمنی کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضلؓ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نامور اور جید عالم، نہایت قادر الکلام اور فصیح البیان مقرر اور صاحب کشوف و رؤیا بزرگ تھے۔ آپ کا شمار اسی زمانہ میں اسلام و احمدیت کی صف اوّل کے مایہ ناز مبلغین اور جلیل القدر خدام میں ہوتا تھا۔ آپ کی تبلیغی، علمی، تحریری، تربیتی اور تنظیمی میدان میں خدمات تاریخ احمدیت میں جلی حروف سے لکھی جائیں گی۔

آپ کی وفات ساری جماعت کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ اس صدمہ پر ہم ممبران جماعت احمدیہ ہیمبرگ مغربی جرمنی، محترم مولانا صاحب مرحومؓ کی بیگم صاحبہ محترمہ، ان کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور ان کے برادران و عزیزگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ حضرت مولانا صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ
ہیمبرگ مغربی جرمنی

۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا پہلا سالانہ اجتماع

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ مقیم نیویارک)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ریاست نیوجرسی میں "ربوہ" کے مقام پر ۲۱ اور ۲۲ مئی ۱۹۷۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ امریکہ میں "ربوہ" کے مقام پر اجتماع کی خبر پڑھ کر اکثر قارئین کو حیرانی ہو گی کہ ربوہ امریکہ میں کہاں سے آگیا؟ تو اس کی تفصیل یوں ہے کہ ربوہ امریکہ کے سب سے بڑے شہر نیویارک سے کوئی ستر میل کے فاصلہ پر ایک نہایت پُر فضا سرسبز و شاداب نشیب و فراز میں گھرا ہوا کوئی سَو ایکڑ رقبہ پر مشتمل یہ ایک قطعۂ زمین ہے جس کے خوشنما ٹیلوں پر سبز گھاس مخملی چادر کی طرح بچھی ہوئی ہے ٹیلوں کی چوٹی پر صنوبر کے درخت خوبصورت کلاہ معلوم دیتے ہیں۔

ٹیلوں کے دامن میں قدرتی جھیل کا صاف شفاف پانی گردو پیش میں بکھری ہوئی قدرت کی بوقلمونیوں کو آئینہ دکھاتا ہے۔ جھیل کے عین کنارے پر ایک کشادہ ہال تعمیر ہے۔ اس ہال میں کوئی اڑھائی تین سَو افراد بآسانی سما سکتے ہیں۔ یہ ہال کسی وقت اس غرض کے لئے تعمیر کیا گیا تھا کہ سکاوٹس یہاں پر اپنا کیمپ لگا کر ڈرامے اور رقص و موسیقی کی محفل جمائیں گے۔ خدا کے کام بھی نرالے ہوتے ہیں اب اسی ہال میں مسیح کے پروانوں نے اپنی جبینوں کو نیم شبی دعاؤں میں اشکوں سے تر کیا۔

خدام الاحمدیہ امریکہ کے اس پہلے سالانہ اجتماع میں کوئی ایک درجن مجالس سے ڈیڑھ صد خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ امریکہ بہت وسیع و عریض ملک ہے فاصلے بہت لمبے لمبے ہیں۔ کئی ایک خدام ایک ہزار میل کا سفر طے کر کے یہاں پہنچے۔ اجتماع کے وجد آفریں نظارے اور پاکیزہ ماحول کا اثر ہر ایک چہرے سے ظاہر تھا۔ اجتماع کا اصل رنگ تو دوسرے دن بندھا لیکن ساتھ ہی واپسی کے احساس کو ہر کسی نے محسوس کیا۔ اکثر کو کہتے سُنا گیا کہ اجتماع کو ایک دن مزید بڑھا دیا جائے۔

مقامِ اجتماع کا نظارہ بے حد دلفریب تھا۔ خصوصاً جھیل کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھنے سے تو طبیعت سیر نہ ہوتی تھی۔ ٹیلے کی چوٹی پر سفید رنگ کے لمبے مستول پر لواء خدام الاحمدیہ لہرا رہا تھا جس کے دائیں اور بائیں ترتیب کے ساتھ خدام کے خیمہ جات نصب تھے۔ ایک طرف کئی درجن کاریں ترتیب کے ساتھ کھڑی تھیں۔ جھیل کے کنارے ہال کے ساتھ ہی لنگر خانہ تھا۔ پہاڑی کے دامن میں کچھ حصۂ زمین جو ہموار تھا وہاں پر نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی یہیں پر منعقد ہوئے۔

موسم بہت خوشگوار رہا۔ نہ زیادہ سردی تھی نہ زیادہ گرمی۔

ہم میں سے جنہوں نے قادیان اور ربوہ کے اس نوعیت کے اجتماعات کو دیکھا ہوا تھا گاہ بگاہ ماضی کے جھروکوں میں جھانک لیتے تھے اور زمان و مکان کے طویل فاصلے کچھ دیر کے لئے سمٹ جاتے تھے۔ حضرت فضل عمرؓ کا پُر رعب اور باوقار انداز میں خیمہ جات میں سے گزرنا خدام کا اپنے اپنے خیموں کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا عہد دُہرانا۔ غرضیکہ اس اجتماع نے بہت سی پُرانی یادوں کو تازہ کر دیا اور جہاں پر دل یہ دیکھ کر خوشی اور تشکر کے جذبات سے بھر گیا کہ الحمد للہ آج حضرت فضل عمرؓ کے جاری کردہ طریق پر ارضِ امریکہ کے کیا سفید اور کیا سیاہ فام سبھی ایک ہی جذبہ سے سرشار اس روحانی تربیت گاہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں وہاں اُس محسن اور حامیٔ دین مصطفیٰؐ کی یاد سے دل افسردگی اور یاس کی اتھاہ گہرائیوں میں کھو گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی سالانہ کنونشن تو سال ہا سال سے جاری ہے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا بھی یہ پہلا تجربہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ثابت ہوا۔ انتظامات کی عمدگی قابلِ داد تھی جس کے لئے مکرم برادرم یحییٰ شریف صاحب نیشنل قائد خدام الاحمدیہ امریکہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مقامِ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم برادرم محمد ارشد صاحب کی اَن تھک مساعی قابلِ ستائش ہیں۔ آپ بلند پایہ آرٹسٹ بھی ہیں۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ امریکہ کے بینرز، سندات، قطعات، نشانات وغیرہ سب انہی کی پُرخلوص فنی مہارت اور کاوش کا نتیجہ ہیں۔

مقامِ اجتماع کے ضمن میں مکرم برادرم ڈاکٹر ماجد علی صاحب (ابن مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج) کا بہیم تعاون نہایت درجہ قابلِ قدر اور شکریہ کا مستحق ہے یہ مقامِ اجتماع کی خوشگوار جگہ جس کا نام انہوں نے تیمن اور برکت کے حصول کے لئے ربوہ رکھا ہے انہی کی ملکیت ہے اور جماعت کی یا خدام کی جملہ تقریبات وغیرہ کے لئے اسے استعمال کرنے کی مستقل اور عام دعوت ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

اجتماع کا آغاز ۲۱ مئی ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ صبح ۹ بجے ہوا۔ اس سے قبل خدام اپنے خیمہ جات نصب کر چکے تھے اور اس غرض کے لئے بہت سے خدام ایک روز پہلے ہی وہاں پہنچ گئے تھے۔ اجتماع کا افتتاح قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ہوا جس کے بعد خدام نے بلند آواز سے عہد دُہرایا۔ بعد ازاں سالِ رواں کی اول آنے والی مجلس کے زعیم صاحب نے فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں لواء خدام الاحمدیہ فضا میں لہرایا۔ اس کے بعد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج مبلغ امریکہ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ بعد ازاں قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم یحییٰ شریف صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کا اس موقعہ کے لئے ارسال فرمودہ خدام کے نام پیغام پڑھ کر سُنایا جس کا اردو متن الگ درج ہے۔

۲۱ [illegible] کے بعد خدام اور اطفال کے علیحدہ علیحدہ علمی، تقریری اور ورزشی مقابلہ جات جاری رہے۔ یہ سب نظارے بہت خوشکن اور حوصلہ افزا تھے۔ خصوصاً دینی مقابلہ جات کے دوران تو مسلم احمدی نوجوانوں کے شوقِ مطالعہ اور دین کو سیکھنے کے جذبہ کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ خدام کے علاوہ کئی ایک انصار اصحاب بھی ہر دو روز مقامِ اجتماع میں شریک ہو کر جواں دلی کا ثبوت دیتے رہے۔ ان میں سے بوسٹن و نیویارک سٹی نیک کے پریذیڈنٹ صاحبان مکرم عابد حنیف صاحب، مکرم بشیر افضل صاحب اور مکرم محمد صادق صاحب کے علاوہ نیشنل پریذیڈنٹ مکرم رشید احمد صاحب قابلِ ذکر ہیں۔ مکرم رشید احمد صاحب نے تلقینِ عمل کے پروگرام میں خدام سے نہایت ہی مؤثر رنگ میں خطاب کیا۔ دوسرے مقررین مکرم عمر فاروق، مکرم مبشر احمد اور مکرم عبدالکریم تھے جنہوں نے علی الترتیب: خدام کے فرائض، نماز کی اہمیت اور برکاتِ خلافت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور تقریری مقابلہ جات میں ان احباب میں سے بعض نے منصفین کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔

اطفال کے لئے یہ اجتماع بہت عمدہ تجربہ تھا۔ قطار اندر قطار مارچ کرتے اور انگریزی زبان میں "ہم احمدی مسلم ہیں" کا پُرجوش نعرہ لگاتے ہوئے بہت پیارے لگ رہے تھے۔

ہر ایک نے اجتماع سے بہت لطف اُٹھایا۔ کھلی فضا، پُرسکون ماحول، باجماعت نمازوں کی ادائیگی بلکہ باجماعت تہجد کی ادائیگی۔ کہاں امریکہ کی مادی دنیا اور کہاں یہ پیار و محبت کا سماں۔

۲۲ مئی کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مختلف مقابلہ جات میں اول آنے والوں کو انعامات دینے کے ساتھ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے اجتماعی دعا کے ساتھ اس بابرکت اجتماع کے اختتام کا اعلان کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پیغام مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ جو خدام الاحمدیہ کے اس ملک میں نائب صدر بھی ہیں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے لئے پیغام کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب کے لئے ایک مختصر سا پیغام ارسال ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ "انسان کے وجود کی اصلی غرض معرفتِ باری تعالیٰ ہے۔"

یعنی انسان اپنی اس دنیوی زندگی میں اگر خدا تعالیٰ کو پہچان نہیں سکا تو اس نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل نہیں کیا اور اس کی زندگی بے کار اور ضائع ہو گئی۔ خدا تعالیٰ کی معرفت محض عقل، منطق اور مصنوعاتِ عالم پر غور کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ خدا تعالیٰ کے انبیاء ہوتے ہیں جو تازہ بتازہ نشانات دکھلا کر لوگوں کو خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کرتے ہیں۔ ہمارے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے سیدنا حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود کو مبعوث فرمایا اور آپ کے آنے پر آپ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشانات ظاہر فرمائے۔ آپ کی زندگی کے بعد بھی آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق نئے سے نئے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ ان نشانات کا زمانہ قیامت تک چلا جائے گا۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو نشانات ظاہر ہو چکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جماعت کے لٹریچر کے ذریعہ ان کا علم حاصل کریں، ان پر غور کریں اور ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

اسی طرح احمدی نوجوانوں کو اس بات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ آئندہ زمانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کیا ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ کو پہچاننے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور کثرت سے دعائیں کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول ہوں گی اور آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور شناخت کا ذریعہ بن جائیں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان دعا کرنے میں غفلت کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں۔

پس میری آپ عزیزوں سے یہی درخواست ہے کہ اپنے رب کو پہچاننے کی کوشش کریں اور التزام کے ساتھ اسکے حضور دعائیں کریں۔

خدا حافظ۔ والسلام خاکسار مرزا مبارک احمد

۱۷ اپریل ۱۹۷۷ء

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

(مکرم میاں لطف الرحمٰن صاحب محمود "بو" سیرالیون)

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم کی المناک وفات کی خبر اعزہ و اقارب کے علاوہ اُن کے حلقۂ احباب کے لئے بھی شدید رنج اور قلق کا باعث بنی ہے۔ مرحوم کی عمر زیادہ نہیں تھی۔ ضعیف و علیل والدہ کے علاوہ انہوں نے کم سن بچے (جو ہنوز تعلیم و تربیت اور نشوونما کے مراحل سے گزر رہے ہیں) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ یہ کیفیت غم و حزن کو طبعی طور پر اَور زیادہ گہرا کر دیتی ہے لیکن اِس دارِ فانی کی ماہیت ہی ایسی ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

یوں تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا ہر معتقد اور فدائی سونے کی ڈلی ہے اور احمدیت کے برپا کردہ روحانی احیائے موتیٰ کے بعد ہر ایک سعید اپنے اپنے رنگ میں گوناں گوں خوبیوں کا مالک ہے۔ ہمارے مخلص و غمگسار دوست غلام احمد مرحوم کو بھی اللہ تعالیٰ نے بعض ایسے اوصاف سے متصف فرمایا تھا جو نفسا نفسی کے اس دور میں نایاب و کم یاب جنس ہونے کی وجہ سے غیر معمولی قدر و منزلت کے حامل ہیں۔ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پُرحکمت ارشاد کی برکت سے مستفیض ہونے کے لئے ان کے اوصاف کا ذکر کرتا ہوں اور ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی التجا۔

(۱) والدین سے حُسنِ سلوک

والدین کی خدمت و اطاعت اور ان کے حقیقی اور عملی آرام پر شریعتِ اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ والدین کی خدمت کے لحاظ سے مرحوم نہایت سعادت مند تھے۔ تقسیم ہند کے بعد اُن کے فرشتہ سیرت والد (محترم چوہدری عبدالحمید صاحب درویش مرحوم) نے بڑھاپے کے باوجود گھر کے آرام پر قادیان دارالامان کی درویشی کو ترجیح دی اور اپنی زندگی کے آخری پچیس سال دیارِ حبیب میں بتا دیئے۔ غلام احمد مرحوم کی والدہ محترمہ اور برادران و خواہران پاکستان اُن کے پاس رہے۔ اِس طویل عرصے میں اُن کے والد بزرگوار کبھی کبھار مختصر عرصے کے لئے اقارب سے ملنے پاکستان آتے رہتے۔ اس طویل عرصے میں گھر کی دیکھ بھال کرکے سعادت مند فرزند نے اپنے والد کو بے فکر رکھا۔ گزشتہ سال اُن کے والد بزرگوار اپنے بچوں سے ملنے کے لئے یورپ گئے اور قضاءِ الٰہی سے وہیں اُن کا انتقال ہو گیا۔ غلام احمد مرحوم پاکستان سے فوراً لندن پہنچے اور وہاں سے ان کا جنازہ قادیان لے آئے اور اپنے والد مرحوم کو اُن کے مرغوب و محبوب مقام پر پہنچایا۔ اس طرزِ عمل سے اُن کی فطری سعادت مندی پر گہری روشنی پڑتی ہے۔

(۲) ہمسایوں سے حُسنِ سلوک

اسلام کے پیش کردہ سماجی ڈھانچے میں ہمسایہ کا خاص مقام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ میں ہمسایوں سے حسنِ سلوک کے بارے میں بڑی تلقین پائی جاتی ہے اور بدسلوکی کی صورت میں وعید و انذار۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غلام احمد مرحوم ہمسایوں کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر پوری طرح کاربند تھے۔ غمی، خوشی اور ضرورت و تعاون کے ہر موقع پر مرحوم ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔ اُن کے تمام ہمسائے اُن کی فراخدلانہ و مومنانہ اپنائیت اور ہمدردی سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہے۔ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اس دنیا میں ہمسایوں سے اسلامی معاملہ اور حسنِ سلوک کرنے والے اس مخلص دوست کو خدا تعالیٰ اجنت میں مقبولین کی ہمسائیگی عطا فرمائے!!

(۳) دوستوں سے مروّت

دوستوں سے مروت اور حسنِ سلوک اُن کی ایک اور خصوصیت تھی۔ خیالِ خاطرِ احباب ہر دم رہتا تھا۔ چونکہ دلوں کے آبگینوں کو ٹھیس نہ لگنے دیتے تھے اسلئے ان کا حلقۂ احباب نئے نئے دوستوں سے آشنا ہوتا رہتا۔ موجود اور حاضر الوقت دوستوں کے علاوہ اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے محبوں اور ساتھیوں کا بھی خیال رہتا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں امرتسر کے فضائی معرکہ میں جب سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیرالدین کے شہید ہونے کی خبر ریڈیو پر نشر ہوئی تو دیر تک ان کی آنکھیں اشکبار رہیں۔ دوستوں کے دُکھ درد میں سچے دل سے شریک ہوتے اور ہمیشہ صحیح اور صائب رائے سے تقویت پہنچاتے۔

(۴) معاملہ فہم صلح جُو طبیعت

انسانی معاشرے میں اختلافِ رائے ایک طبعی چیز ہے۔ طبائع کے اختلاف سے غلط فہمیاں اور رنجشیں جنم لیتی ہیں جو بسا اوقات طرفین کی عائلی زندگیوں کی تباہی پر منتج ہوتی ہیں۔ ایسے جھگڑوں کی صورت میں اگر کوئی ہمدرد، مخلص، بے نفس، معاملہ فہم، زیرک اور معتمد شخصیت کا سہارا مل جائے تو افہام و تفہیم کی دردمندانہ کوشش ضرور رنگ لاتی ہے اور نفرت کی دیواریں منہدم ہو جاتی ہیں اور روٹھے ہوئے من جاتے ہیں۔ غلام احمد مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی صلح جُو، معاملہ فہم، ہمدرد اور مونس شخصیت عطا فرمائی تھی۔ اس قسم کے کئی مشکل عقدے انہوں نے حل کئے اور کئی اُجڑتے ہوئے گھروں میں صلح و آشتی کے چراغ روشن کئے۔ خدمتِ خلق کا یہ پہلو اُن کا ایک خاص وصف تھا۔

(۵) توکّل علی اللہ اور عادتِ دُعا

غلام احمد مرحوم میں "توکل علی اللہ" کی مومنانہ خصوصیت بھی نمایاں تھی۔ جس میں توکل علی اللہ کا وصف ہو گا اسے دعا کی قوت پر بھی زندہ و تابندہ ایمان ہو گا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے طفیل احمدیت نے اسلام کی اس کھوئی ہوئی نعمت کو دوبارہ عام کیا ہے۔ ہر احمدی قبولیتِ دعا کے شیریں چشمے سے بقدرِ ہمت و ظرف سیراب ہوا ہے۔ غلام احمد مرحوم نے بھی اس سلسبیلِ معرفت سے تسکین کے کئی جام نوشِ جاں کئے جن کا ذکر ہمیشہ انکسار کے ساتھ تحدیثِ نعمت یا ازدیادِ ایمان کے رنگ میں ہوتا رہے گا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدائے رحیم و کریم مرحوم سے عفو کا معاملہ فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ اُن کی ضعیف والدہ اور کم سن بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اُن کی نیک صفات کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دُعا

خاکسار کے بائیں ٹانگ اور کولہے کا درد چند دن سے ریحی عوارض کی بنا پر زیادہ ہو گیا ہے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ جولائی کیلئے کتاب "لیکچر لاہور" اور اگست کیلئے "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے خدام مطالعہ فرمائیں (مہتمم تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۹۴:
میں نسیمہ قدسیہ بنت اعجاز نذیر صاحب قوم پاکستانی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۳۰/- روپے بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
الامۃ: نسیمہ قدسیہ ۶۲۲/۱۸ فیڈرل بی ایریا سمن آباد کراچی ۳۸۔ گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد: اعجاز نذیر وصیت نمبر ۱۲۸۱۲ (والد موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۱۹۵:
میں الطاف قدیرہ بنت اعجاز نذیر صاحب قوم پاکستانی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۳۰/- روپے بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: الطاف قدیرہ ۶۲۲/۱۸ فیڈرل بی ایریا ۳۸ کراچی۔ گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی
گواہ شد: اعجاز نذیر ولد فضل دین صاحب کراچی (والد موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۱۹۶:
میں حسن آرا بیگم زوجہ محمد شریف صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-
سلائی مشین مالیتی ۲۰۰/- روپے
حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- "
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: حسن آرا بیگم 4-E/18 مارٹن کوارٹرز کراچی نمبر ۵۔ گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد: محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۱۹۷:
میں محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/- روپے بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: محمد شریف 4-E/18 مارٹن کوارٹرز کراچی نمبر ۵۔ گواہ شد: نذیر احمد وصیت نمبر ۱۲۱۹۱ کراچی۔ گواہ شد: مرزا عبدالرحمن وصیت نمبر ۹۶۶۰ کراچی

مسل نمبر ۲۳۱۹۸:
میں شیخ محمد بشیر ولد حاجی نبی بخش صاحب قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-
مکان واقع رضا آباد لائلپور بر قبہ ۵ مرلہ مالیتی ۵۰۰۰/- روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: محمد بشیر گلی نمبر ۳ منظور کالونی کشمیر ہل ٹاؤن محمود آباد کراچی نمبر ۲۹۔ گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد: شیخ محمد بشیر ولد شیخ محمد شریف صاحب منظور کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۱۹۹:
میں نذیر بیگم زوجہ شیخ محمد بشیر صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے
نقد رقم ۱۰۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
الامۃ: نذیر بیگم زوجہ شیخ محمد بشیر صاحب گلی نمبر ۳ منظور کالونی محمود آباد کشمیر ہل ٹاؤن کراچی نمبر ۲۹۔ گواہ شد: صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی
گواہ شد: شیخ محمد بشیر (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۲۰۰:
میں شریف احمد ورک ولد ایم عبداللطیف صاحب ورک قوم ورک پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۷۰/- روپے بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: شریف احمد ورک مکان نمبر ۳۶ بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا۔ مستقل پتہ ۴/۲/۳ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: محمد دین انور ۵۱/A اسپیلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔ گواہ شد: قریشی محمود الحسن مکان نمبر ۳۶ بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا

بازیافتہ قلم

محلہ دارالرحمت شرقی سے مجھے ایک قلم سڑک پر گرا پڑا ملا ہے جس دوست کا ہو نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔
(رشید احمد چغتائی۔ مربی سلسلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم میاں اصغر علی صاحب ٹمبر مرچنٹ راوی روڈ لاہور نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کی بیٹی تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ قارئین الفضل سے اس کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ رپورٹ کارگذاری ماہ جون جلد ارسال فرمائیں!
(مہتمم)

قائدین کرام اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے فوری طور پر مرکز میں ارسال فرمائیں (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں دیتے جائیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"فطرتی طور پر ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبۂ اسلام کا دن دیکھ لیں مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور قربانیوں کے تسلسل میں کسی وقت اور کسی مقام میں بھی کمی نہ آنے دیں، نہ مقدار میں اور نہ کیفیت میں"

حضور کے یہ الفاظ ہر احمدی کو اپنی لوحِ دل پر لکھ لینے چاہئیں اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی مرحلہ وار بہرحال ہوتی رہنی چاہیئے۔ عہدہ داران بھی مہربانی فرما کر اس امر کا خیال رکھیں کہ وعدہ کنندگان کو بروقت یاددہانی ہوتی رہے۔ جزاکم اللہ خیرًا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۸ رو فا۔ یہاں مطلع گزشتہ رات سے ہی ابر آلود تھا۔ آخر شب آسمان پر گھرے بادل چھا گئے اور فجر کے وقت نصف گھنٹہ کے قریب خاصی تیز بارش ہوئی۔ پھر پونے دس بجے صبح سے ساڑھے دس بجے تک موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازاں ایک بجے تک وقفہ وقفہ سے ہلکی ہلکی بوندا باندی ہوتی رہی۔ بارش کی وجہ سے گرمی کی شدت کم ہو گئی ہے اور موسم وقتی طور پر خاصا خوشگوار ہو گیا ہے۔

بسلسلہ عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید

آپ بھی اِن دُعاؤں کے وارث بنیں

بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی میں واقع شدہ کمی کو پورا کرنے کے لئے "عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید" کی تحریک کی گئی ہے۔ جو مخلص بھائی اور مخیر بہنیں پورے اخلاص اور کمال انہماک کے ساتھ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی جدوجہد کر رہے ہیں خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے، اُن کے اموال و اولاد میں برکت دے اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لئے دعا فرمائی ہے:۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے اور آپ کے مالوں میں برکت دے تاکہ آپ بڑھ چڑھ کر دین کے کاموں میں حصہ لیں۔" (الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

اعلانِ نکاح

میرے بھانجے عزیز طارق محمود ابن مکرم شیخ عبدالسلام صاحب آف لاہور کا نکاح مورخہ ۱۰ر اپریل ۱۹۷۷ء کو محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب آف محلہ دارالبرکات ربوہ نے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ میری بھتیجی عزیزہ غزالہ منیر بنت عزیزم ملک منیر احمد صاحب آف P.A.F. بمقام لاہور چھاؤنی پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

عزیزہ غزالہ محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی پوتی اور عزیزم طارق محمود ان کا نواسہ اور محترم شیخ اکبر علی صاحب مرحوم آف بٹالہ کا پوتا ہے۔

(خاکسار ملک منور احمد محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اتحاد و اتفاق اور تنظیم کی ٹریننگ روزانہ پانچ مرتبہ نماز باجماعت میں بھی کرائی جاتی ہے۔ خود قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں صفیں سیدھی رکھنے اور ان کے درمیان کسی قسم کا خلاء نہ ہونے اور ہر حرکت و سکون کو امام کے حکم کے تابع رکھنے پر بہت زور دیا گیا ہے چنانچہ اسی قرآنی ہدایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی نماز جمعہ پڑھانے سے قبل صفیں سیدھی رکھنے اور ان میں کوئی خلاء باقی نہ رہنے کی بہت تاکید فرماتے ہیں اور اُس وقت تک نماز شروع نہیں کرتے جب تک پوری مسجد میں صفیں درست نہ ہو جائیں۔ اس میں حکمت یہی ہے کہ صفوں کی درستی میں ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے اور وہ یہی ہے کہ مسلمانوں کی کامیابی اس امر کے ساتھ وابستہ ہے کہ وہ ایک امام کے تابع رہیں۔ ان کا اتحاد و اتفاق ایسا مثالی ہو کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں جس میں کوئی رخنہ اور کوئی کجی نہیں۔ یہی نماز میں صفوں کو سیدھا اور مربوط رکھنے کی اصل روح ہے اور اس روح کا پوری جماعتی زندگی میں جاری و ساری رہنا ازبس ضروری ہے۔

بارش کی وجہ سے خطبہ کے بعد محترم شیخ صاحب موصوف نے جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی مکرم سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب پچھلے دنوں زخمی ہو گئے تھے۔ کچھ عرصہ میو ہسپتال میں زیرِ علاج رہے۔ گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن بے چینی کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم انہیں جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور اپنی امان میں رکھے۔ آمین

(سردار نور احمد مرتضیٰ واقفِ زندگی ربوہ)